Regd. No. 1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱/

یوم: پنجشنبہ * ۵ رمضان شریف سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۸ شہادت سنہ ۱۳۳۴ہش * ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۰۲


## سائیگاؤں میں سرکاری اور باغی فوجوں کے درمیان زبردست جھڑپیں

### وزیر اعظم نے حفاظتی پولیس کے افسر اعلیٰ کو برطرف کر دیا

سائیگاؤں ۲۷ اپریل۔ سائیگاؤں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ کل شہر میں حکومت کی فوجوں اور مذہبی فرقوں کی پرائیویٹ فوجوں کے درمیان زبردست جھڑپیں ہوئی ہیں ان میں دو آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے۔ وزیر اعظم نگو ڈن ڈیم نے قومی حفاظتی پولیس کے افسر اعلیٰ لائی وان سانگ کو باغی فرقوں کا حامی قرار دیتے ہوئے اسے برطرف کر دیا ہے۔ وان سانگ نے وزیر اعظم کو مطلع کیا ہے کہ میں اس حکم کی تعمیل نہیں کروں گا۔ تاوقتیکہ باؤ دائی کی طرف سے اس بارے میں کوئی واضح ہدایت موصول نہ ہو جائے۔ باغی فوج کے ایک ترجمان نے کل ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر وزیر اعظم مسٹر سانگ کو برطرف کرنے پر مصر رہے۔ تو پھر مذہبی فرقوں کی فوجیں اسے عارضی صلح کی خلاف ورزی تصور کرتے ہوئے جنگ شروع کر دیں گی۔ ادھر وزیر اعظم نے فوج کے ایک کرنل کو حفاظتی پولیس کا سربراہ مقرر کر دیا ہے۔

# فارموسا کے متعلق مسٹر محمد علی کا پیغام امریکی وزیر خارجہ کو پہنچا دیا گیا

## مسٹر ڈلس چین کے ساتھ گفت و شنید میں کومنتانگ کو شامل کرنے پر مصر رہے

واشنگٹن ۲۷ اپریل وزیر اعظم جناب محمد علی کا ایک پیغام کل یہاں امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کو پہنچا دیا گیا کل پاکستانی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے کہا یہ پیغام فارموسا کے مسئلے کے متعلق ہے اور بنڈونگ کانفرنس کے موقعہ پر وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی سے مسٹر محمد علی کی تفصیلی ملاقات کے بعد بھیجا گیا ہے ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ مسٹر محمد علی نے اپنے بیان میں مسٹر ڈلس کو یقین دلایا ہے کہ چین فارموسا کے مسئلے کے متعلق بات چیت کرنے کا واقعی خواہشمند ہے۔ مسٹر محمد علی نے پیغام میں کہا ہے کہ امریکہ کومنتانگ پر زور دے کہ وہ جنوبی چین کے ساحلی جزیرے خالی کر دے نیز بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر محمد علی نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ امریکہ چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کرے۔

ادھر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے اس بات پر آمادگی ظاہر کی ہے کہ امریکہ کو کومنتانگ کی شمولیت کے بغیر ہی چین سے مذاکرات کر لینے چاہئیں۔ کل انہوں نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ اگرچہ میرے نزدیک فارموسا کے مسئلے کے متعلق بات چیت کرنے میں کومنتانگ نمائندوں کی موجودگی ضروری نہیں ہے لیکن اگر دوران مذاکرات میں ایسے مسائل پیدا ہوئے کہ جن کا تعلق براہ راست کومنتانگ حکومت کے مفادات سے ہوا تو پھر ان کے نمائندوں کو مذاکرات میں شامل کرنا ناگزیر ہو جائے گا انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ کسی دباؤ میں آکر بات چیت نہیں کر سکتا۔ چین نے فارموسا کے متعلق براہ راست بات چیت کی جو پیشکش کی ہے۔ امریکہ اس کا جائزہ لے گا ویسے میں ذاتی طور پر اقوام متحدہ کی وساطت سے بات چیت کرنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ بنڈونگ کانفرنس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مسٹر ڈلس نے کہا بنڈونگ کانفرنس میں ایشیا کے آزاد ملکوں نے قیام امن کی م

## شامی فوج کے اسسٹنٹ چیف آف اسٹاف کے قتل میں ایک بیرونی طاقت کا ہاتھ تھا

### یہ بیرونی طاقت شامی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتی تھی۔ پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کا اعلان

دمشق ۲۷ اپریل۔ شام کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ شامی فوج کے نائب چیف آف اسٹاف کے قتل میں ایک بیرونی طاقت کا ہاتھ تھا۔ جو سازش کر کے حکومت شام کا تختہ الٹنا چاہتی تھی۔ کل انہوں نے پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ممبران پارلیمنٹ کو جو خاص مراعات حاصل ہیں حکومت عوامی پارٹی کے ایک ممبر کو ان سے محروم کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ وہ ممبر بھی کرنل مالکی کے قتل کی سازش میں شریک سمجھا جاتا ہے۔ عوامی پارٹی کے کئی اور آدمیوں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے عوامی پارٹی شام عراق اور اردن کے الحاق کی حامی ہے۔ کرنل مالکی اس کے حق میں نہیں تھے بلکہ وہ عربوں کو ایک نئے رشتہ اتحاد میں منسلک دیکھنا چاہتے تھے۔

## تونس کو ۵ سال میں مکمل خود مختاری مل جائے گی

پیرس ۲۷ اپریل۔ تونس کی نو دستور پارٹی کے لیڈر حبیب بورقیبہ نے کل رات یہاں ایک بیان میں کہا کہ تونس کو ۵ سال کے اندر اندر مکمل خود مختاری مل جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر مغربی طاقتوں نے تونس کی مدد کی تو تونس بھی مغربی طاقتوں کا ساتھ دینے پر زور حمایت کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشیا میں آئندہ کمیونزم کی روک تھام ہو سکے گی اور کمیونسٹوں کو تشدد سے باز رکھنے میں زیادہ دقت پیش نہیں آئے گی۔

## بنڈونگ کانفرنس کی ایک نمایاں کامیابی

کولمبو ۲۷ اپریل سیلون کے وزیر اعظم سر جان کوٹلا والا نے کل یہاں بنڈونگ کانفرنس کے متعلق کہا کہ کانفرنس کی ایک بڑی کامیابی یہ ہے کہ کمیونسٹ چین اور غیر کمیونسٹ ملک اب ایک

## جنوبی افریقہ کے موقف کی وضاحت

کیپ ٹاؤن ۲۷ اپریل۔ جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے حکومت ہند کے ساتھ بات چیت توڑنے کے بارے میں جنوبی افریقہ کی حکومت کے موقف کی وضاحت کی ہے۔ انہوں نے بیان میں کہا ہے کہ اگر ہندوستان جنوبی افریقہ میں مقیم ہندوستانیوں کے مسئلے کے بارے میں اس بات پر زور دے گا کہ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے اور یہ کہ اقوام متحدہ اس میں دخل دے سکتی ہے۔ تو پھر بات چیت کرنا فضول ہے۔

## شامی وفد کو فوراً شام واپس طلب کر لیا گیا

بنڈونگ ۲۷ اپریل۔ بنڈونگ کانفرنس میں شرکت کرنے والے شامی وفد کو اپنی حکومت کی طرف سے فوری طور پر شام واپس پہنچنے کی ہدایت موصول ہوئی ہے۔ چنانچہ وفد نے جاپان کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ وفد نئی دہلی و کراچی میں بھی بہت مختصر قیام کرے گا۔

... دوسرے کو سمجھنے لگے ہیں۔ کانفرنس میں سب ایشیائی ملکوں نے اس فضا میں باہم تبادلہ خیالات کیا جس طرح ایک ہی گھر کے لوگ آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔




ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۵۵ء

# اسلام کا درد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ پیغام مورخہ ۲۰ ۴/۵۵ سے جو الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۵۵ء میں شائع ہوا ہے۔ احباب کو معلوم ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم کیا ہے۔ ہماری دعاؤں کو سنا ہے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسی کے فضل و رحم کے ساتھ صحت کاملہ کی طرف جلد جلد ترقی فرما رہے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر شاہ صاحب کا حضور کے قلب کے متعلق اظہار کہ "سو فیصدی ٹھیک ہے"۔ قابل اطمینان ہے۔ اور ہم اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر بجا لائیں کم ہے۔ یہ امر کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو صحت فرمایا ہے جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے اور اطمینان و مسرت کے اظہار کا باعث ہونا لازمی ہے۔ اس کی وجوہات ایسی بھی ہیں جو جماعت کے افراد محسوس کرتے ہیں اور ایسی بھی جو ہر دیانتدار شخص خواہ وہ جماعت میں ہو یا اس سے باہر دیکھ سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی ہاتھ کی لگائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوسرے احباب کی طرح اس کو ایسے راہنما بھی عطا کئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے کام لیتے اور دن رات جدوجہد کرنے کی پیدائشی ہی نہیں بلکہ وہبی قابلیت اور قوتیں بھی رکھتے ہیں۔ چنانچہ خود سیدنا مسیح موعود علیہ السلام۔ سیدنا حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو پیدائشی اور وہبی قوتیں اللہ تعالیٰ نے دی تھیں۔ اور ان قوتوں کا وافر حصہ ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی ارزانی کیا گیا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ایسی غیر معمولی قابلیتوں کا اثر اتنا نمایاں ہے کہ جماعت ہی نہیں بلکہ غیر از جماعت لوگ بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ البتہ جو لوگ کسی وجہ سے جماعت کے مخالف ہیں وہ اس کی انوکھی توجیہات کر کے اپنے دل کو تسلی دیتے ہیں۔ اس غیر معمولی قوت عمل اور اولو العزمی جو اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو عطا کی ہے کا ہی نتیجہ ہے کہ ایسے حالات میں جبکہ بڑے بڑے انسان صرف اپنی صحت کے سوا اور کچھ نہیں سوچ سکتے۔ حضور اقدس کو اگر کوئی خیال ہے۔ تو وہ اسلام کی ترقی اور تبلیغ دین کی جدوجہد کی کامیابی کا ہے۔ چنانچہ محولہ بالا پیغام میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اپنی صحت کی بحالی کا خیال آتے ہی مسرت صرف اس سے ہے کہ آپ کو مستقل علاج کے لئے یورپ جانے کا جو موقعہ ملا ہے۔ اسے حضور یورپ میں تبلیغ کی گاڑی کو آگے دھکیلنے کے لئے استعمال میں لائیں گے۔ خود حضور ایدہ اللہ کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے

"آج میں نے یورپ کی تبلیغ پر بھی غور کیا۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے۔ کہ میں خیریت سے وہاں پہنچا۔ تو یورپ کی تبلیغ میں نمایاں تبدیلی ہو جائے گی۔ ۱۹۲۴ء میں جب میں نے سفر کیا۔ تو گو میں نوجوان تھا۔ اور مضبوط تھا۔ مگر اتنا تجربہ کار نہیں تھا۔ لیکن اب گو کمزور اور ناتواں ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک وسیع تجربہ میری پشت پر ہے۔ اور میرا دماغ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے تھوڑا بہت کام کرنے لگ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ مدد فرمائے تو انشاء اللہ برکت اور رحمت اور فضل کے دروازے کھلیں گے۔ اور اسلام ترقی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ انشاء اللہ انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔ اے خدا ایسا ہی ہو۔ تیرا دین پھر اپنی جگہ حاصل کرے۔ اور کفر پھر غار میں اپنا سر چھپا لے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں یورپ اور امریکہ کے تمام مبلغین کو اکٹھا کر کے قفیہ زمین کو برسر زمین طے کرنے کی کوشش کروں۔ مگر ابھی منزل مقصود کے درمیان ایک بہت بڑا سمندر حائل ہے۔ جس کو پار کروانا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر مبنی ہے۔ کیا تعجب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دکھا نصیب کر دے۔ اور ہماری موتیں ہماری پیدائشوں سے زیادہ مبارک ہوں۔ اور کامیابی ہمارے قدم چومے۔ اور ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فاتح جرنیل بن جائیں۔ اور قیامت کے دن تمام دنیا کی حکومت کی کنجیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رکھنے کا فخر حاصل کریں"۔

اے رحیم و کریم خدا جس نے اس جماعت کو اپنے دین کی اشاعت کے لئے خود کھڑا کیا ہے۔ جس نے جماعت کی راہنمائی کے لئے اسلام کے بطل عظیم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا۔ اور سیدنا حضرت مولوی نور الدینؓ جیسا خلیفہ عطا کیا اور پھر فضل عمر جیسا اولو العزم المصلح الموعود خلیفہ دیا ہے۔ اے خدا ابھی تیری جماعت کی حالت اس بچہ کی طرح ہے۔ جس نے ابھی تھوڑا سہارا لے کر کھڑا ہونا سیکھا ہے جیسے اپنے پاؤں سے چلنا بھی سیکھنا ہے۔ اے رحیم و کریم خدا اس کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرما۔ تا کہ وہ اپنے ان عظیم ارادوں میں کامیاب ہو۔ جو تو ہی نے اس کے دل میں ڈالے ہیں۔ اور جن کی تکمیل کے لئے تو ہی نے اسے وہ عظیم قوتیں عطا کی ہیں۔

اس کے علاوہ اس پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو خطاب کر کے جو الفاظ فرمائے ہیں۔ ہم انہیں یہاں پھر نقل کر دیتے ہیں۔ چاہیئے کہ ہر احمدی ان الفاظ کو اپنے دل پر نقش کرے۔ اور ان پر عمل کرے۔ کیونکہ جماعت کی جدوجہد بھی دراصل امام کی جدوجہد کا ہی حصہ ہوتی ہے۔ یہ حصہ بھی کمزور نہیں ہونا چاہیئے۔ ہتھیار چلانے والے کی قابلیت مسلم۔ مگر ہتھیار بھی اچھا ہو تو جب ہی قابلیت کا پوری طرح اظہار ہو سکتا ہے اس لئے ہمیں نہ صرف ان الفاظ کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے عمل سے ان کی تصدیق کرنی چاہیئے

"اپنے فرض کو سمجھو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وفادار سپاہیوں کی طرح کفر کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور تمہارے خاندانوں کی زندگیوں کو بابرکت بنائے آمین اللھم آمین"

## "پیغام صلح"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح بعض دوسرے لوگوں نے پنجاب کے گزشتہ فسادات سے کوئی سبق لینا مناسب نہیں سمجھا۔ اسی طرح "پیغام صلح" کے عملہ اور اس کے بعض مضمون نگاروں نے بھی کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ اور وہ ایسے معاملات پر قلم اٹھانے سے گریز نہیں کرتا۔ جن کو بزعم خود وہ اپنی پارٹی کے لئے مفید پروپیگنڈا سمجھتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں "پیغام صلح" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں تاریخ "سلسلہ کا ایک ورق" کے طویل عنوان کے تحت ڈاکٹر اللہ بخش صاحب کا اقساط میں ایک مضمون شائع کیا گیا ہے۔ جس کی آخری قسط اس وقت ہمارے سامنے ہے۔

اس قسط میں مضمون نگار صاحب نے جماعت احمدیہ کی تحقیر اور اپنی پارٹی (احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور) کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے کی کوشش کی ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کو متذکرہ بالا انجمن کے حق میں پیش کیا ہے۔ مثلاً یہ الہام کہ "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں" اب لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے پاک ممبر تو واقعی موجود ہیں۔ مگر معلوم نہیں ڈاکٹر اللہ بخش صاحب نے کس قرینہ سے اس کو انجمن پر چسپاں کر ڈالا ہے۔ یہ تو کہا نہیں جا سکتا کہ ڈاکٹر صاحب کو اپنے گھر کا حال معلوم نہیں

ہم نہیں چاہتے کہ ان پارینہ جھگڑوں کو از سر نو چھیڑا جائے۔ مگر "پیغام صلح" پر افسوس ہے کہ وہ ہر وقت پرانے زخموں کو چھیلنے کی نامطبوع کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور نہایت فضول باتیں شیخی میں آ کر چھاپتا رہتا ہے۔ حالانکہ اس کو تجربہ ہو جانا چاہیئے تھا۔ کہ ایسی باتوں سے وہ جو فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ وہ اسے نصیب نہیں ہو سکتا بلکہ الٹا ومزقنٰھم کل ممزّق کا عالم ہے۔

ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے جو کام کئے ہیں۔ ان کا انجمن مذکور سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اور ان کا ان پر فخر کرنا بے جا ہے۔ انجمن نے اگر مجموعی لحاظ سے کوئی کام کیا ہو۔ تو خیر اس کا ذکر کرنا غیر موزوں نہیں۔ مگر کوئی ایسا کام ہو تو سہی۔ جلسہ وغیرہ پر افراد کو بہلانے کے لئے آپس میں سمجھوتہ کر لینا تو کوئی بڑا جماعتی کارنامہ نہیں سمجھا جا سکتا

ڈاکٹر صاحب نے اس ضمن میں جو خامہ فرسائی فرمائی ہے وہ اس کے جواب کئی بار آ چکے ہیں۔ ہمارا دعویٰ

# "مسیح کی آمدِ ثانی"

## پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے رسالہ پر ایک نظر

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپور

قسط اوّل

جن دنوں پنجاب میں ختم نبوت کے مقدس نام پر شورش بپا تھی۔ انہی دنوں پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کی طرف سے دو رسالے شائع ہوئے۔ ایک کا نام خاتم النبیین ہے۔ جس میں دعوےٰ کیا گیا کہ سلسلۂ انبیاء میں خاتم النبیین حضرت مسیح ناصری ہیں آپ کے بعد صرف جھوٹے نبیوں نے آنا تھا۔ رسول عربی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نبوت بھی ثابت نہیں۔ خاتم النبیین ہونا تو بڑی بات ہے۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات

دوسرا رسالہ "مسیح کی آمدِ ثانی" کے نام سے شائع ہوا جس میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر نہایت گندے الفاظ میں کیا گیا دریدہ دہن مصنف لکھتا ہے۔

"اس نقلی مسیح کی فرضی نبوت سے سارے ہند و پاکستان کی فضا خراب ہوگئی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور تمام ہندوستان کا مذہبی امن خطرے میں پڑ گیا۔"

جوش مخالفت میں اس رسالہ کا مصنف یہ تو بھول ہی گیا۔ کہ حضرت مسیح ناصری کی آمد پر گلیل و یہودیہ کے مذہبی امن کو کوئی خطرہ لاحق ہوا تھا یا کہ نہیں؟ اور پھر عام لوگوں کے ایک غلط عقیدہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لکھتا ہے

"ساری دنیا کے مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دائرۂ اسلام سے خارج کر دیا۔ اور اس حقیقت کا علانیہ اقرار کیا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔ اور اس کی آمد قریب قیامت میں محقق اور یقینی ہے"

ظاہر ہے کہ اس عیسائی مصنف نے ایک تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ مسلمان عوام یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مسیح ناصری نے آسمان سے آنا ہے۔ اس لئے اس کا استدلال یہ ہے۔ نہ تو رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوسکتے ہیں۔ خاتم النبیین تو وہی ہوگا۔ جو کہ اول بھی ہے اور آخر بھی۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا کوئی فرد مسیح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مسیح نے آسمان سے نازل ہونا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ پہلے رسالہ خاتم النبیین کا جواب ان علماء میں سے کسی نے نہ دیا۔ جو تحفظ ختم نبوت کا شور کر رہے تھے اور جن لوگوں نے اس مقدس نام پر عوام سے ہزاروں روپیہ فراہم کیا۔ اگر جواب دیا۔ تو ان لوگوں نے جو کہ ان علماء کے نزدیک دائرۂ اسلام سے خارج اور ختم نبوت کے منکر تھے۔ کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے ؎

کام اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

قارئین کو یاد ہوگا کہ ہماری طرف سے "الفرقان" میں اس رسالہ کا جواب شائع ہوا۔ جس میں صحف سماوی کی سند سے ثابت کیا گیا۔ کہ اس عالم کون و مکان میں سید الانبیاء رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی خاتم النبیین نہ تھا۔ حضرت مسیح ناصری ہرگز خاتم النبیین نہ تھے۔ بلکہ صرف اس کی آمد کے بشارت دہندہ تھے۔ اس جواب کی اشاعت کے بعد آج ہم دوسرے رسالہ پر ایک نظر ڈالیں گے۔ جو کہ مسیح کی آمد ثانی کے نام سے شائع ہوا۔ ان دونوں رسالوں کا مصنف ایک ہی ہے۔ چونکہ یہ مصنف اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ اس لئے اس کی گالیوں اور خرافات کو ہم حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ عالم بالا میں اس رسالہ کے مصنف پر یہ حقیقت الم نشرح ہو چکی ہوگی کہ سلسلۂ انبیاء میں خاتم النبیین کون ہے؟ کس مقدس انسان کے سر پر یہ تاج جگمگا رہا ہے۔ اور یہ حقیقت بھی کھل چکی ہوگی۔ کہ مسیح کی آمد ثانی کون سے وجود کے ذریعہ مقدر تھی۔ حضرت مسیح ناصری کے ذریعہ یا امت رسول عربی صلعم کے مسیحا کے ذریعہ۔

### روحانی محاورے

اس تمہید کے بعد ہم دلی ہمدردی سے مسیحی بھائیوں کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں۔ کہ انیس سو سال سے آپ کو جس آنے والے مسیح کا انتظار ہے۔ وہ آ گیا۔ اور اس نے اپنے مسیحی انفاس سے مردہ دلوں کو زندگی عطا کی ہے۔ مگر وہی اس کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو مقدس کتابوں کو پڑھتے ہیں۔ اور روحانی محاورں کو سمجھتے اور ان دقیقوں اور موسموں کو شناخت کرتے ہیں۔ جو آسمانی لوگوں کے لئے ازل سے مقدر ہیں۔

آسمانی کتابوں کے محاورے نہ سمجھنے کے باعث ظاہر پرست لوگوں کو ہمیشہ ٹھوکر لگی۔ جس پر خدا تعالے کے نبیوں کو کہنا پڑا۔

"تم کانوں سے سنو گے مگر سمجھو گے نہیں اور آنکھوں سے دیکھو گے پر دریافت نہ کرو گے۔"

خدا نہ کرے کہ آپ ان لوگوں میں شامل ہوں۔

### یہودیوں کی ظاہر پرستی

حضرت مسیح ناصری کی آمد پر آپ کی قبولیت کے رستہ میں یہی مشکلات تھیں۔ صحف سماوی کے محاوروں کو نہ سمجھنے کے باعث بعض یہودی تو یہ سمجھتے تھے۔ کہ مسیح نے نسل داؤد کے ایک شہنشاہ کی صورت میں آنا ہے یا کم آسمان سے نازل ہونا ہے۔ (یوحنا ۷/۲۸ پیکس تفسیر بائبل صفحہ ۷۵۳) اور دوسرے یہ خیال کرتے تھے کہ بیت لحم کے گاؤں سے ظاہر ہونا ہے۔ (یوحنا ۷/۴۲)

من حیث القوم یہودیوں کا یہ خیال تھا۔ کہ مسیح یروشلم میں کوہ صیہون پر جلوہ نما ہوگا۔ وہ بڑی طاقت اور لشکر کے ساتھ آئے گا۔ اور انہیں رومیوں کے ہاتھوں خلاصی بخشے گا۔ اسی پر اکتفا نہیں یہودی یہ بھی عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ مسیح کی آمد سے پہلے ایلیا نبی کا آسمان سے ظاہر ہونا مقدر ہے۔ ایلیا نبی کی آمد کے بعد مسیح کا ظہور ہے۔ جو یروشلم میں ابد تک سریر آرائے حکومت ہوگا (متی ۱۷/۱۰ تا ۱۳ یوحنا ۱۲/۳۴)

حضرت مسیح ناصری کے دعاوی کے سلسلہ میں یہودیوں کو ٹھوکر لگی۔ انہوں نے صحف سماوی کی پیشگوئیوں کو ظاہر پر محمول کیا۔ اور ایک صادق انسان کو رد کر کے مغضوب قوم بن گئے۔ انہوں نے حضرت مسیح ناصری کی اس آواز پر کان نہ دھرا۔ کہ میں ان معنوں میں آسمان سے اترا ہوں۔ کہ میں اپنے بھیجنے والے کی باتیں دنیا تک پہونچاتا ہوں میں وہ آسمانی مائدہ ہوں جس میں لوگوں کے لئے زندگی ہے۔ جو میرے پاس آئیگا وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا۔ اور جو مجھ پر ایمان لائے گا۔ وہ کبھی پیاسا نہ رہیگا (یوحنا باب ۶)

آپ نے پہلی دفعہ یہ انکشاف کیا کہ ایلیا کی آمد سے مراد اس کے ایک مثیل کی آمد ہے۔ یوحنا کے وجود میں ایلیا ظاہر ہو چکا۔ جس کی آنکھیں ہیں وہ دیکھ لے (متی ۱۷/۱۰ تا ۱۳) آپ نے کھول کر بتایا کہ میری بادشاہت زمین کی بادشاہت نہیں۔ میں تو آسمانی بادشاہت کا منادی بن کر آیا ہوں۔

یہودیوں کے لئے یہ باتیں عجیب تھیں:

مسیحی بھائیو! مقام غور ہے اگر یہودیوں کی تمنائیں جو کہ آمد مسیح سے وابستہ تھیں۔ ظاہری صورت میں پوری ہو گئیں۔ تو امید رکھیں کہ شاید آپ کی تمنائیں جو مسیح کی آمد ثانی سے تعلق رکھتی ہیں پوری ہو جائیں۔ اگر انہوں نے ظاہر پرستی کے باعث ٹھوکر کھائی تو آپ اس ٹھوکر کے پتھر سے آسانی کے ساتھ بچ سکتے تھے۔ لیکن افسوس کہ آپ بھی یہودیوں کے نقش قدم پر جا رہے ہیں۔ آپ کا بھی یہی خیال ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے آسمانی بادلوں میں بیٹھ کر آنا ہے۔ آپ کی آمد ثانی سے پہلے ایلیا نبی کا آنا ضروری ہے:

آپ کے استقبال کے لئے مقدسین آسمان میں اٹھائے جائیں گے۔ مسیح یروشلم سریر آرائے سلطنت ہوگا۔ اور ایک ہزار سال تک حکمرانی کرے گا۔

اگر مسیح کی آمد اول کے وقت صحف سماوی کی پیشگوئیاں ظاہری صورت میں پوری نہیں ہوئیں۔ تو آمد ثانی کی بشارات ظاہری صورت میں کس طرح پوری ہو سکتی ہیں۔ فتدبر۔

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## رمضان المبارک کے فضائل اور برکات

"افسوس ہے کہ اس زمانے میں بعض مسلمان ایسے بھی ہیں۔ جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے۔ اس کے معاملات میں بے ہودہ دخل دیتے ہیں۔ اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی۔ اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بلکہ ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملے۔ مگر اس نے روحانی روٹی کی پروا نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتح یاب ہونا چاہو۔ کہ تمام دروازے اسی کی توفیق سے کھلتے ہیں۔" (بدر ۱۸ رجنوری ۱۹۰۷ء)

---

## مسیح کی آمد ثانی کے متعلق نصاریٰ کا نظریہ

رسالہ "مسیح کی آمد ثانی" کا خلاصہ مضمون یہ ہے۔ کہ جس طرح مسیح کی آمد کے بیشتر نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ اسی طرح کتاب مقدس کی پیشگوئیوں کے مطابق ضروری ہے۔ کہ مسیح آسمان سے بادلوں میں بیٹھ کر آئے۔ اس میں کسی تشبیہ یا استعارہ مماثلت اور مجاز کی گنجائش نہیں ہے۔ کہ یہ سمجھا جائے۔ کہ مسیح ناصری نے نہیں آنا بلکہ ان کے کسی مثیل نے ظاہر ہونا ہے۔ عہد جدید میں صاف لکھا ہے۔ کہ خود مسیح ناصری کا نزول مقدر ہے۔

پیشتر اس کے کہ میں کتاب مقدس سے مسیح کی آمد ثانی کی اصل حقیقت آپ کے سامنے رکھوں۔ سب سے پہلے مجھے عیسائی حضرات سے یہ پوچھنا ہے۔ کہ اگر مندرجہ بالا بیان میں سے مسیح کا نام کاٹ کر ایلیاہ کا نام رکھ دیا جائے تو آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔ وہ کونسا قرینہ ہے۔ جس کی رو سے آپ ایلیا نبی کی آمد کو روحانی آمد سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور مسیح ناصری کی آمد کو حقیقی۔

کتاب مقدس میں صاف لکھا ہے۔ کہ ایلیا بگولے میں ہو کر آسمان پر چلا گیا۔ اس کے آسمان پر جانے کی شہادت نہ صرف الیشاع نبی نے دی ہے۔ بلکہ پچاس "انبیاء زادوں" نے یہ شہادت دی ہے۔ جن کے سامنے یہ واقعہ ہوا۔

(سلاطین ۲ $\frac{۲}{۱۵،۷}$)

اسی ایلیا نبی کے متعلق ملاکی نبی یہ پیشگوئی کرتے ہیں۔ کہ مسیح کی آمد سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری ہے۔

لیکن حضرت مسیح ناصری یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ ایلیا کی آمد سے مراد اس کی روحانی آمد ہے نہ کہ جسمانی۔ ایلیا کا ظہور یوحنا کے وجود میں ہو چکا۔ جو کہ اس کی روح لیکر آیا ہے۔ اور اس کا مثیل ہے۔

ایلیا نبی کی آمد کے اس واقعہ میں مماثلت اور مجاز کا اشارہ تک بھی موجود نہیں۔ جس طرح مسیح کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ آسمان پر چلا گیا۔ اور آسمان سے آئیگا۔ بعینہٖ اسی طرح ایلیا کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ آسمان پر چلا گیا۔ اور پھر آئیگا۔ اگر حضرت مسیح ناصری ایلیا کی آمد سے مراد اس کے مثیل کی آمد لیتے ہیں۔ تو گویا وہ یہ فیصلہ کر دیتے ہیں۔ کہ کسی نبی کے آسمان سے آنے کا مفہوم ہمیشہ اس کے مثیل کی آمد ہوا کرتا ہے۔ اس سے مراد روحانی آمد ہوا کرتی ہے نہ کہ جسمانی یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایلیا کی آمد کے متعلق تو حضرت مسیح یہ فیصلہ کریں۔ کہ اس سے مراد روحانی آمد ہے۔ اور اپنی آمد ثانی سے مراد جسمانی آمد لیں۔ ایک ہی نوعیت کے مقدمہ کے دو مختلف فیصلے خدا تعالیٰ کے ایک ایسے نبی کو زیبا نہیں۔ جو کہ یہودی قوم کے اختلافات میں حکم و عدل بن کر آیا۔

پس جب حضرت مسیح نے ایلیا کے مقدمہ میں یہودی قوم کے سامنے اپنا یہ فیصلہ دے دیا۔ کہ کسی نبی کی آسمانی آمد سے مراد روحانی آمد ہوا کرتی ہے۔ نہ کہ جسمانی۔ تو حضرت مسیح ناصری نے جہاں فرمایا ہے۔ کہ میں آسمان سے آؤں گا۔ تو وہاں بھی روحانی معنے ہی مراد ہوں گے۔ نہ کہ ظاہری۔

### ایلیا کی آمد کی حقیقت

میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے یہ دیکھا۔ کہ اسی رسالہ کا مصنف اپنے دوسرے رسالہ "خاتم النبیین" میں ایلیا کی آمد کے تنازعہ کے متعلق حضرت مسیح ناصری کے فیصلہ کو یقینی اور قطعی قرار دیتے ہوئے یہودی قوم کی ظاہر پرستی کے لئے ماتم کناں ہے۔ لیکن وہ یہ بھول گیا۔ کہ جس مرض میں یہودی مبتلا ہیں۔ وہی مرض بدرجہ اولیٰ نصاریٰ میں پایا جاتا ہے۔ ؏

این گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

بہرحال یہ بیان قابل دید ہے ملاحظہ ہو۔

"یہودی اس وقت اپنی پہلی حشمت اور اقبالمندی اور داؤد کے تخت کی یروشلم میں دوبارہ بحالی اور شان کو دیکھنے کے لئے بڑے منتظر اور مشتاق بیٹھے تھے۔ ان کی اس بے قراری کی حالت میں خدا نے ملاکی نبی کی معرفت ان کو یہ تسلی دی۔ کہ آفتاب صداقت کے طلوع کا وقت قریب ہے۔ جس کے پنکھوں میں شفا ہے۔ ملاکی $\frac{۴}{۲}$ اور اس کے ظہور سے پیشتر ایک اور شخص کی آمد درکار ہے۔ اور وہ ایلیا نبی ہے۔ ملاکی $\frac{۴}{۵}$ ایلیا نبی ملاکی نبی کی نبوت کے ایام سے پانچ سو برس پیشتر ایک آتشی رتھ میں سوار ہو کر آسمانی فضا میں غائب ہو گئے۔ اور اس وقت کے بہت سے انبیاء زادوں نے اس کی بڑی سرگرمی سے تلاش کی۔ کیونکہ وہ یہ سمجھے کہ وہ معمول کے مطابق کسی وادی میں غائب ہے۔ مگر وہ ان کو نہ ملا۔ اور یہودی لوگ اس نبی کے بھی دوبارہ ظہور کے قائل اور معتقد تھے۔ اور جب خدا نے ملاکی نبی کی معرفت یہ خبر دی۔ کہ مسیح کی جلالی آمد سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری ہے۔ تو یہودی قوم اور بھی اس اعتقاد میں راسخ اور مضبوط ہو گئی۔ یہودی قوم کے عالم کلام کے ظاہری معنوں پر بڑا زور دیتے تھے۔ اور اپنی اس عادت کی تائید میں کتب مقدسہ کے علاوہ روایات اور احادیث پر بہت بھروسہ رکھتے تھے۔ ایلیا نبی کی دوبارہ آمد کے متعلق بھی ان کا یہی حال تھا۔ اور مسیح کے حواریوں میں بھی اسی اعتقاد کی رمز موجود تھی (متی $\frac{۱۷}{۱۰}$) یہودی عالم ملاکی نبی کی نبوت سے نا آشنا رہ کر مسیح سے منکر اور اس سے منحرف رہے۔

کلام اللہ کا اصلی مفہوم جبرائیل فرشتے نے زکریاہ کاہن پر ان الفاظ میں ظاہر کر دیا۔ کہ وہ یعنی یحییٰ نبی ایلیا کی روح اور قوت میں مسیح کے آگے آگے چلے گا۔ (لوقا $\frac{۱}{۱۷}$)

جبرائیل خدا کی حضوری کا فرشتہ ہے۔ اور نبوت اور الہام کی عالی خدمت میں خدا اور انبیاء کا درمیان ہے۔ اس نے ملاکی نبی کی پیشگوئی کی الہامی تفسیر یہ کی۔ کہ دراصل ایک اور شخص ایلیا نبی کا مثیل آنے والا تھا۔ اور وہ یحییٰ بن زکریاہ کاہن ہارون کی اولاد سے ہے۔

اور مسیح خداوند نے بھی اس صداقت کی تصدیق کی۔ اور اپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا۔ کہ ایلیا جو آنے والا تھا۔ وہ آ چکا ہے۔ اور وہ زکریاہ کا بیٹا یحییٰ ہے۔ متی $\frac{۱۷}{۱۱}$

(در رسالہ خاتم النبیین صفحہ ۲۶ تا ۲۸)

### فیصلہ کن بیان

پادری صاحب کی یہ تحقیق ایک فیصلہ کن بیان کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ نصرت یہ کہ حضرت مسیح ناصری نے یہ فیصلہ دیا۔ کہ کسی نبی کی آسمانی آمد سے مراد اس کی روحانی آمد ہوا کرتی ہے۔ بلکہ جبرائیل نے بھی جو کہ خدا تعالیٰ کے نبیوں اور بندوں کے درمیان ایک واسطہ ہے۔ یہ الہامی تفسیر کر کے اس امر کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر دیا۔ کہ انبیاءؑ کی آسمانی آمد سے مراد ان کی جسمانی آمد نہیں بلکہ روحانی آمد ہے۔ جو کہ ان کے کسی مثیل کے ذریعہ وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اس وضاحت کے پیش نظر غور کیجئے کہ جب حضرت مسیح ناصری جو کہ مندرجہ بالا فیصلہ دے چکے ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ کہ میں دوبارہ آؤنگا۔ تو اس سے کیا مراد ہے۔ اور اس طرح جب جبرائیل نے مختلف انبیاءؑ اور اولیاء کو کشف میں یہ نظارہ خدا تعالیٰ کی طرف سے دکھایا۔ کہ مسیح بادلوں میں ہو کر آسمان سے نازل ہوگا۔ تو ان کشوف کی کیا تعبیر ہے۔ ظاہری معنی مراد ہیں۔ یا روحانی۔ کیا حضرت مسیح ناصری اور انبیاء پر وحی لانے والا فرشتہ جبرائیل ایک ہی نوعیت کے دو مقدموں میں دو مختلف فیصلے دے سکتے ہیں؟ فتدبّر۔

---

### تحریک جدید کے بقایا دار اور ۳۱ رمئی

یہ بات وضاحت سے بتائی گئی ہے۔ کہ انیس سالہ کتاب میں ان کا نام ہی آئے گا۔ جنہوں نے انیس سال پورے اشاعت اسلام میں مدد دی ہو۔ اور ان کی وہ رقم بھی جو ہر سال دی گئی ہو۔ دکھائی جائے گی۔ کسی نہ کسی وجہ سے بعض احباب کے ذمہ تھوڑا بہت بقایا ہے۔ جس کی دفتر اطلاع دے چکا ہے۔ ممکن ہے کسی کو اطلاع نہ ملی ہو۔ اس لئے ایسے احباب کے لئے جو سمجھتے ہیں۔ یا دل میں شبہ رکھتے ہیں۔ کہ بعض سال نہیں دیئے۔ انہیں دفتر سے اپنا بقایا معلوم کر کے ادا کرنا چاہیئے۔ اور جن کو اطلاع ہو چکی ہے۔ وہ بقایا ادا کر کے نام درج فہرست کرا لیں۔ اور دفتر کو جواب دیں۔ بقایا داران کے بقایا کا ہی انتظار ہے۔ تا ان کے نام بھی درج فہرست ہو جائیں۔ چاہیئے کہ ۲۹ رمضان المبارک یا ۳۱ رمئی تک بقائے ادا کر دیئے جائیں۔ ورنہ بقایا داران کے نام فہرست سے کٹ جائیں گے۔ پس قبل اس کے کہ نام کٹ جائیں۔ احباب اپنے بقائے ۳۱ رمئی تک ادا کر لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

# "سچی باتیں"

(از مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی)

مرزا اعظم بیگ چغتائی کے نام سے ممکن ہے کہ آپ واقف ہوں بڑے ہنسوڑ مشہور تھے اپنی ہر کتاب میں ہر افسانہ کے پڑھنے والوں کو ہنسانے کی فکر میں رہتے تھے چاہے اس فکر میں نوبت شریعت اسلامی ہی کی تضحیک کی کیوں نہ آجائے۔ اور "ملا" غریب تو خاص طور پر ہدف استہزاء تھا۔ ایک نیک نام اور نامور مصنف کی ایک بدنام کتاب "امہات الامہ" کی از سر اشاعت کا بیڑا آپ نے بڑے دم داعیہ سے اٹھایا۔ اور بکمال کبر و رعونت اخبار میں چھاپ دیا کہ کتاب "اب میرے پاس ہے۔ جس میں ہمت ہو مجھ سے لے۔ بلکہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ مجھے کاٹ کر میرا پلاؤ پکائیں اور ملاؤں کو کھلا دیں"۔

خیر یہ "پلاؤ" تو محض خیالی پلاؤ رہا۔ البتہ واقعہ یہ ہوا کہ جودھپور رجہاں اب مرزا صاحب وکالت کرتے تھے) کے مسلمانوں نے ان نقلی بانہ صاحب کے گھر کو گھیر لیا۔ اور کتابیں ایک ایک کرکے ان سے چھین لیں۔ پھر جب وہ کچہری جا رہے تھے۔ تو ان پر حملہ بھی ہوا۔ اور یہ زخمی ہوئے آگے سرگزشت اپنے ایک عزیز دوست کو خط میں لکھتے ہیں:

"بھائی بڑی رسوائی ہوئی، نوبت یہاں تک پہنچی کہ یا تو مسلمانوں کے جلسہ عام میں توبہ کرو اور اقرار اسلام کرو۔ ورنہ تم کافر ہو اور قتل کر دیئے جاؤ گے۔ سارے شہر میں آگ پھیلی ہوئی تھی۔ . . . چنانچہ مصلحت اسی میں سمجھی کہ اپنے آپ کو یہاں کے علماء کے حوالے کر دوں۔ علماء مجھے ایک بڑے جلسہ میں لے گئے۔ مجھ سے سب کے سامنے توبہ کروائی۔ کلمہ پڑھوایا۔ اور مجھے دوبارہ مشرف بہ اسلام کیا۔ تب کہیں جان بچی"۔

یہ ساری داستان اسی زمانہ میں صدق کے پیش رو سچ مرحوم میں نکل چکی ہے۔ اب حال میں ماہنامہ نقوش (لاہور) کے شخصیات نمبر میں مرزا صاحب کے جگری دوست کے قلم سے پھر نکلی ہے۔ اور وہیں سے یہاں نقل ہو رہی ہے۔ داستان حیات کا آخری باب عبرت کی آنکھوں سے پڑھنے کے قابل ہے ابھی بوڑھے بھی نہیں ہونے پائے تھے کہ یہی دوست انہیں دیکھنے گئے:

"اب کی جو انہیں دیکھا تو بڑا دکھ ہوا ان کے پاؤں رہ گئے تھے۔ اور چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے۔ بخار ہر وقت رہتا تھا۔ کھانسی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ سوکھ کر قاق ہو گئے تھے۔ . . . . ایک ناول شراب لکھنا شروع کیا تھا۔ مگر چند ہی باب لکھ سکے تھے"۔

کچھ روز بعد پھر جو یہ دیکھنے گئے:

"گھر پہنچے تو دیکھا کہ ان کے حصہ کے کمروں میں سناٹا۔ نہ بھابھی نہ بچے ایک کمرہ میں پلنگ پر لحاف اوڑھے چغتائی صاحب پڑے تھے پاس کوئی نہ تھا . . . . منہ پر سے لحاف اٹھایا مجھ پر بجلی گر پڑی۔ مرزا صاحب کے بدلے ایک سکھ دکھائی دیا کٹر بڑھی داڑھی مونچھیں۔ اور بڑھے ہوئے سر کے بالوں پر ایک رومال بندھا ہوا پیلا چہرہ پھٹی پھٹی آنکھیں لحاف ہلا تو اس میں سے بدبو کا ایک بھپکا آیا پایوں کے نیچے پانی کے پیالے رکھے ہوئے تھے۔ مگر پلنگ پر ٹانگ کے چیونٹے پھر رہے تھے ایں رونے لگا۔ اور وہ بھی آبدیدہ ہو گئے۔ میں نے کہا یہ کیا حالت ہو گئی بولے بس اب ختم سمجھو۔ پھر ایک دم سے مسکرائے اور کراہتے ہوئے بولے ارے ارے آپ کو دیکھئے اور لحاف میں سے ایک چونٹا چٹکی میں پکڑ کر نیچے پھینکا" مرنے سے پہلے اپنا حصہ لینے چلے آئے ہیں . . . ان کی باتوں سے معلوم ہوا کہ اب صرف اماں ہی ان کا خیال رکھتی ہیں۔ ماشاء اللہ بھرا پرا گھر تھا مگر کوئی ان کے پاس نہ آتا تھا"۔

## آخری منظر

"ان کی ماں اور بھائیوں اور عصمت چغتائی سے باتیں کرنے پر معلوم ہوا کہ بیماری نے مرزا صاحب کے دماغ پر عجب طرح کا اثر ڈالا ہے اکہ انہیں دوسروں کو تکلیف پہنچا کر لطف آتا ہے۔ مثلاً بھائیوں بھابیوں کو لڑا دیں گے۔ اس پر چوری کا الزام لگا دیں گے۔ طبیعت سے گھڑ کر کوئی بات ایسی کہدیں گے کہ جس سے آدمی الجھ جائیں ہم سب نے تنگ آ کر ان کی طرف جانا ہی چھوڑ دیا ہے بس ماں ہی کی مامتا ہے جو برداشت کر رہی ہے" . . . . سارے بہن بھائی یہی کہتے تھے کہ یہ نہیں مریں گے۔ کتنی ہی دفعہ ہو چکا ہے کہ نے بھائی مر رہے ہیں۔ منے بھائی مر رہے ہیں۔ سب بھاگے بھاگے گئے۔ وہ نہ مرے تو دورے پھر اچھے خاصے ہو گئے"۔ اس گھر میں تین دن رہنا مجھے اجیرن ہو گیا۔ عجیب بے کسی کی زندگی تھی۔ گرم گرم بخار چڑھتا۔ پنڈا اجھلستا رہتا ہڈیاں تک سوکھ گئی تھیں۔ کھانسی کے مارے سانس نہ سماتا تھا۔ پاؤں بالکل بے کار ہو چکے تھے۔ کوئی تیماردار نہیں۔ پیسہ کوڑی پاس نہیں۔ نہ جانے کس وقت دم نکل جائے۔ گھر والے تو مطمئن ہیں کہ یہ مرنے ہی کے نہیں میں نے جی میں کہا کہ اللہ تیری شان ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے دنیا کو ہنسایا اور ہنساتا رہے گا۔ وہ اس عذاب میں مبتلا ہو . . . . جب ان سے رخصت ہونے لگا۔ تو ہاتھ بڑھایا اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا میں رو رہا تھا۔ وہ بھی رو رہے تھے . . . . خدا حافظ کہکر میں آنسو پونچھتا باہر نکل آیا۔ پھر ان کی صورت دیکھنی نصیب نہ ہوئی۔ شاید دو ہفتہ گذرے ہوں گے کہ ان کے انتقال کی خبر ملی۔ میں نے کہا تو بھی وہ مر گیا جو مرتا نہ تھا"۔

گھڑے ہوئے افسانہ آپ نے بہت پڑھے ہونگے عبرت انگیزی میں کوئی اس سچی سرگزشت کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

## جز بہ خلوتگاہ حق آرام نیست

برطانیہ کا وزیر اعظم ہونا یوں ہی کوئی معمولی مرتبہ نہیں۔ ڈزریلی یا لارڈ بیکنسفیلڈ (متوفی ۱۸۸۱ء) کا شمار تو خصوصیت کے ساتھ جاندار اور شاندار وزیر اعظموں میں ہے ان پر مشہور کتاب آندرے مادے (ANDRE MAUROIS) کے قلم سے ہے اس کے دیکھنے کا اتفاق حال ہی میں ہوا۔ اس میں ہے کہ ڈزریلی کی نوعمری کے زمانہ میں اس وقت کے وزیر اعظم لارڈ ملبورن نے ایک بار اس سے پوچھا کہ تم آئندہ کیا بننا چاہتے ہو؟ ڈزریلی نے جواب دیا کہ "وزیر اعظم" اور پھر اس سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا ارمان کس قسم کی زندگی کا ہے؟ اس نے برجستہ جواب دیا کہ ایسی زندگی کا جو شروع سے آخر تک عظیم الشان جلوس پر شامل ہو"۔

(ص ۶۷ ونگڈن سیریز)

لیکن اسی کتاب میں داستان کتاب زندگی کے ختم کے قریب یہ بھی ہے:

"بیکنسفیلڈ کی عمر اب ۷۷ سال کی ہو چکی تھی۔ منصب و جاہ میں اب کوئی کشش اس کے لئے باقی نہیں رہی تھی۔ یہ لفظ اس کے لئے بے معنی تھے۔ اس کا قول تھا کہ زندگی میں نے برت لی۔ زندگی کو میں نے مایوسیوں اور ضائع شدہ قوتوں سے لبریز پایا"۔ (ص ۲۷۱)

پچھلی صدی کے وزیروں کو آج کے وزیروں پر نہ قیاس کیا جائے وہ ان سے کہیں زیادہ شان والے ہوتے تھے۔ چہ جائیکہ برطانیہ کے وزیر اعظم اور پھر ان میں بھی بیکنسفیلڈ جیسا جاندار اور شاندار وزیر اعظم! اس کا حال آپ نے سن لیا! بیچارہ کیا کیا ولولے اور کیسی کیسی امنگیں رکھتا تھا! سارے حوصلہ پورے ہوئے لیکن نتیجہ آخر میں ہاتھ کیا آیا؟ قلب کا سکون؟ روح کی تسکین؟ دنیا کی بڑی سے بڑی کامیابی کے بعد بھی وہی بے حاصلی! ترجمہ لگ بھگ اس کا سوال جیسوال حصہ بھی خوشی کا میابیوں کا نہیں حاصل کر سکتے۔ کس شمار و قطار میں ہیں!

## ایک بدتمیز کا کتبۂ قبر

"کتبہ

یہاں سعادت حسن منٹو دفن ہے۔ اس کے سینے میں افسانہ نگاری کے سارے اسرار و رموز دفن ہیں۔ وہ اب بھی منوں مٹی کے نیچے سوچ رہا ہے۔ کہ وہ بڑا افسانہ نگار ہے یا خدا"

یہ کتبہ کسی اور کا گڑھا ہوا نہیں۔ خود منٹو کا اپنی قبر کے لئے تصنیف کیا ہوا ہے! اپنی وفات سے پورے ۶ مہینہ قبل ۱۸ اگست ۱۹۵۴ء کو وہ بہ قلم خود اور اپنے دستخط سے اپنے ایک قدردان کی آٹوگراف بک میں درج فرما گئے تھے اور اس کا فوٹو روزنامہ تعمیر راولپنڈی نے اپنی ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں سرورق پر شائع کیا ہے!

—— تعلی اور خود پرستی کی اس سے بڑھ کر عبرت انگیز مثال کہاں ملے گی؟

—— اسے بھی چھوڑیئے۔ آخری فقرہ کو اگر ادبی شوخی کا نام دیجئے گا تو پھر تمسخر اور بدتمیزی اور دلیدہ دہنی کا نمونہ ڈھونڈنے کہاں جائیے گا!

یہ وہی شخص ہے۔ جس کی حمایت میں بڑے دم داعیہ سے کہا گیا ہے کہ منٹو اور جو کچھ بھی ہو، بہرحال ملحد و بے دین ہرگز نہ تھا اور کبر و ناز تو اس بیچارہ کو چھو بھی نہیں گیا تھا!

(صدق جدید ۱۵ اپریل ۱۹۵۵ء)

## داؤد خیل ضلع میانوالی میں

### حضور ایدہ اللہ کیلئے صدقہ دعا

پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مختصر سا خطبہ جمعہ پڑھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا گیا (قبل ازیں حضور کی علالت کی اطلاع ملنے پر احباب داؤد خیل نے ایک بکرا بطور صدقہ دیا تھا) مورخہ ۲۰ اپریل کو جب حضور سفر یورپ پر روانہ ہوں گے۔ کچھ نقدی بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور حضور کا سایہ لمبے عرصہ تک اس دنیا میں قائم رکھے۔

محمد ضیاء الحق جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ داؤد خیل

## پتہ مطلوب ہے

سید محمد عبد اللہ صاحب سابق سیکرٹری میونسپل کمیٹی قادیان کے متعلق اگر کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔

پتہ: ضلع ملتان تحصیل لودھراں معرفت محمد سلیم محرر چنگی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لودھراں

# رمضان المبارک کے روزے اور احباب جماعت

رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے اور وہ امر جو محبوب کی طرف سے آئے اس سے مومن خوش ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے والذین آمنوا اشد حبا للہ کہ سچے مومنین کو غالب محبت اللہ سے ہوتی ہے پس رمضان کی آمد سے مومن احباب کو خوش ہونا چاہیئے۔

قرآن کریم میں روزوں کی فرضیت آیت یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام الخ سے ثابت ہے اور رمضان المبارک کے روزوں کے متعلق حکم ہے من شھد منکم الشھر فلیصمہ کہ جو شخص رمضان المبارک میں قیام کی حالت میں ہو اسے روزے رکھنے چاہئیں۔ جماعت احمدیہ کے احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مبارک مہینہ میں عمدہ نمونہ قائم کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" کہ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کریگا پس اس کے مطابق ہی احباب کے لئے ضروری ہے کہ احکام اسلام پر عمل کرکے دین کو زندہ کریں۔

خدا تعالیٰ نے اس حکم کے ساتھ کچھ مستثنیات بھی رکھی ہیں ان کو ملحوظ نہ رکھ کر بعض لوگ تکلیف اٹھاتے ہیں۔ اس جگہ ان کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ احباب فائدہ اٹھا سکیں۔

(اول): ومن کان منکم مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر (بقرہ) کہ رمضان المبارک میں اگر کوئی شخص بیمار ہے یا سفر کی حالت میں ہے تو وہ دوسرے دنوں میں روزہ رکھ سکتا ہے اور خدا کی رخصت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے مرض سے صحت پاب اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پہ حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔" (بدر ۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

نیز فرماتے ہیں:-

"رمضان دعاؤں کا مہینہ ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ ص۱۷۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

## تبلیغ کا بہترین ذریعہ

الفضل ہمارا جماعتی ترجمان اور تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ریلوے اسٹیشن کے سامنے ایک دارالمطالعہ قائم کیا ہے۔ جس میں غیر از جماعت احباب بھی تشریف لاتے ہیں۔ اس دارالمطالعہ کے نام اگر کوئی مخیر دوست الفضل کا پرچہ جاری کروا دیں تو جہاں وہ ثواب دارین کے مستحق ہوں گے وہاں خاکسار بھی ان کا ممنون احسان ہوگا۔

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

## درخواست دعا

عزیزم شیخ احمد علی صاحب کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ دائر ہے جس کی تاریخ سیشن جج صاحب بہاولپور کے ہاں ۳/۵/۵۵ مقرر ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے

رفضل دین حکیم افسر لنگرخانہ ربوہ

## گمشدہ پین

مجھے مورخہ ۲۲/۴/۵۵ نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں سے ایک پین ملا ہے۔ جس دوست کا ہو وہ مجھ سے نشانی بتلا کر حاصل کریں۔

سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ صوبہ سرحد

## گمشدہ عینک

مجھے ایک عینک ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو نشانی بتلا کر لے لیں!

محمد سعید افسر بازار ربوہ

# تقرر امراء و نائب امراء جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل امراء و نائب امراء جماعتہائے احمدیہ کی منظوری اپریل ۱۹۵۶ء تک صدر انجمن احمدیہ نے (حسب منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) اپنے اجلاس مؤرخہ ۲۱/۴/۵۵ میں عطا فرمائی ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں۔

| | نام | | عہدہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | بابو محمد بشیر احمد صاحب | - | امیر ضلع جھنگ |
| ۲ | کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خاں صاحب | - | امیر ضلع مظفر گڑھ |
| ۳ | ملک عبدالرحمن صاحب خادم | - | امیر ضلع گجرات |
| ۴ | خان شمس الدین خان صاحب | - | امیر پشاور |
| ۵ | شیخ عنایت اللہ صاحب | - | نائب امیر تخت ہزارہ ضلع سرگودھا |
| ۶ | چوہدری رحیم بخش صاحب | - | نائب امیر حلقہ چونڈہ جانگریال ضلع سیالکوٹ |
| ۷ | خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب | - | نائب امیر لاہور |
| ۸ | مکرم محمد اشرف صاحب | - | نائب امیر حلقہ حسن ابدال وغیرہ ضلع کیمبلپور |
| ۹ | ماسٹر محمد یوسف صاحب | - | نائب امیر سید والا شیخوپورہ |

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

## شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کے بارہ میں ایک ضروری اعلان

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی نگرانی میں کھیلوں اور ربوہ رننگ کلب کو ترقی دینے کی خاطر اڑھائی ہزار روپیہ عطیہ جات جمع کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ اس مقصد کے لئے جلسہ سالانہ نیز اس کے بعد بھی بعض دوستوں کو عطیہ بکیں دی گئی ہیں۔ ایسے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر جمع شدہ رقوم اور ختم شدہ کتابیں مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اگر کسی دوست کے پاس ابھی تک کچھ رسیدیں باقی ہوں۔ تو ان کو چاہیئے کہ وہ اس کے لئے توسیع حاصل کریں۔ (مہتمم ذہانت و صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## تصدیق

اگر آپ تحریک جدید کے انیس سالہ جہاد میں متواتر حصہ لیتے رہے ہیں اور کوئی بقایا نہیں کیا آپ نے دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے اس کی تصدیق حاصل کر لی ہے؟

اگر آپ کو دفتر نے آپ کے بقایا کی اطلاع دی ہے۔ تو کیا آپ سالم بقایا ادا کر کے اپنا نام انیس سالہ فہرست میں لکھا جانے کی تصدیق حاصل کر چکے ہیں؟ اگر بقایا ہے اور ادا نہیں کیا۔ یا دفتر سے بقایا کا فیصلہ نہیں کیا۔ تو فوری توجہ فرمائیں۔ ورنہ نام بوجہ بقایا فہرست سے کٹ جائے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

## مکرم خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی کا عطیہ

### احباب کی خدمت میں درخواست دعا

یہ امر نہایت خوشی کا موجب ہے کہ مکرم خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی نے اپنا مکان واقعہ محلہ دارالرحمت ربوہ قیمتی پانچ ہزار روپیہ اغراض سلسلہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہبہ کر دیا ہے۔ اس سے پیشتر وہ ایک ٹرسٹ (سلسلہ عالیہ) چھ ہزار روپیہ کا اپنی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ میں قائم کر چکے ہیں۔ چنانچہ آجکل اس کا نفع تین سو روپیہ سالانہ مل رہا ہے۔ جو ان کی خواہش کے مطابق صدقہ جاریہ کے طور پر صیغہ نشر و اشاعت میں دین کے کاموں میں خرچ ہو رہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو منظور فرمائے اور انہیں بہت بہت نیک اجر دے۔ آمین

مکرم خانصاحب کی عمر اس وقت ۸۲ سال سے تجاوز کر چکی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ کمزور ہو گئے ہیں اور اچھی طرح چل پھر نہیں سکتے۔ اس کے علاوہ انہیں بعض عوارض مثلاً خفقان موتیا وغیرہ بھی ہیں۔ جن کے باعث انہیں کچھ تکلیف رہتی ہے۔ اس لئے احباب مکرم خانصاحب کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے۔ ان پر رحم کرے۔ ان کی باقی زندگی کے دن خیریت سے گذار دے اور ان کا انجام بخیر کرے۔ آمین

(ناظم جائداد ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

# طلباء اور سیاسی رہنماؤں کو بین الاقوامی حالات سے باخبر رہنا چاہیئے

## چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا پیغام

لاہور ۲۶ اپریل۔ پاکستان میں اقوام متحدہ کی انجمن طلباء کے نام ایک پیغام میں عالمی عدالت کے جج چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ کہ عالمی امور کی موجودہ صورتِ حال کے پیش نظر طلباء اور سیاسی رہنماؤں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آپ کو بین الاقوامی معاملات سے آگاہ رکھیں۔ اکثر اوقات لوگوں کے مفادات غیر صحت مندانہ پہلو کی طرف جھک جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ شکست خوردگی ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی انجمن طلباء کے ارکان اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے عوامی رہنماؤں کو امداد دیں گے۔

## ریلوں میں مسافروں کے لئے سہولتوں میں اضافہ

کراچی ۲۶ اپریل۔ پاکستان ریلوے نے مارچ ۱۹۵۵ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران میں مسافروں کو جو آسائشیں بہم پہنچائی ہیں۔ ان میں انٹر اور تیسرے درجوں میں پنکھے لگانے اور ٹھنڈے پانی کا انتظام بھی شامل ہے۔

زیر تبصرہ سال کے دوران میں این۔ ڈبلیو آر پر نچلے درجے کی گاڑیوں میں ۲۰۰۴ برقی پنکھے اور ای۔ بی آر پر نچلے درجہ کی گاڑیوں میں ۱۰۱۱ برقی پنکھے لگائے گئے۔

این۔ ڈبلیو۔ آر پر ٹنڈو محمد خان۔ کیمبل پور اور پشاور سٹی ریلوے اسٹیشنوں پر بجلی مہیا کی جا رہی ہے۔ اور ای بی آر پر لعالی رب بازار ریلوے اسٹیشن پر بجلی مہیا کی جا چکی ہے۔

این۔ ڈبلیو۔ آر نے ۱۹۵۳ء۔۵۴ء کے دوران میں کراچی سٹی۔ لاہور۔ لائلپور۔ وزیرآباد۔ سماسٹہ۔ ملتان۔ خانیوال۔ راولپنڈی۔ خانپور۔ لودھراں۔ منٹگمری۔ کندیاں۔ پشاور چھاؤنی۔ لالہ موسیٰ۔ جہلم اور گوجرانوالہ ٹاؤن ریلوے اسٹیشنوں پر پانی ٹھنڈا کرنے کا پروگرام بنایا تھا لیکن ضروری ساز و سامان مہیا نہ ہونے کی وجہ سے صرف لائلپور۔ وزیرآباد۔ سماسٹہ۔ خانیوال ملتان اور کراچی سٹی میں ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ بقیہ اسٹیشنوں کے لئے بھی بندوبست کیا جا رہا ہے۔

کوٹری۔ حیدرآباد۔ ٹنڈو آدم۔ میرپور خاص بہاولنگر۔ اور راولپنڈی ریلوے اسٹیشنوں پر ٹھنڈے پانی کی فراہمی کے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ بعض اہم اسٹیشنوں پر برف کے پانی کے لئے ٹرالیوں کا بھی انتظام کیا گیا۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ گوجرانوالہ ٹاؤن۔ لودھراں۔ لالہ موسیٰ کندیاں۔ منٹگمری۔ خانپور۔ جہلم اور پشاور چھاؤنی کے اسٹیشنوں پر بھی پانی ٹھنڈا کرنے کی مشینیں فراہم کی جائیں۔ تخمینہ ہے کہ این ڈبلیو آر پر مسافروں کو ٹھنڈا پانی فراہم کرنے کے انتظامات پر تقریباً ۲ لاکھ ۰۴ ہزار روپے کی لاگت آئے گی۔

## چو این لائی اشتراکیوں کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے

سنگاپور ۲۶ اپریل۔ لنکا کے وزیر اعظم سرجان کوٹلاوالہ نے یہاں ایک بیان میں کہا۔ کہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے پانچ کولمبو طاقتوں تھائی لینڈ اور فلپائن کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ ان ممالک کے اندر یا باہر اشتراکیوں کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے۔ انہوں نے مزید بتایا۔ کہ افریشیائی کانفرنس توقعات سے زیادہ کامیاب ہوئی ہے۔ ان کے خیال میں "جیو اور جینے دو" کے اصول پر عملدرآمد ممکن ہے۔ کیونکہ چین نے بھی دس اصولوں کے مشترک اعلان میں حصہ لیا ہے۔

سرجان کوٹلاوالا نے کہا۔ کہ مستقبل قریب میں جنگ کا خدشہ نہیں ہے۔ اور اب ہم سب کی کامیابی یہ ہے۔ کہ اشتراکی اور غیر اشتراکی ممالک نے ایک دوسرے کے خیالات اور نظریات سمجھ لئے ہیں۔ اور یہ امن کے لئے بڑی خوش آئند بات ہے۔

## علاقائی خودمختاری کے لئے دونو بازوؤں کی مساویانہ نمائندگی ضروری ہے

کراچی ۲۶ اپریل۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر حسین سہروردی نے ان اسباب کی تشریح کی ہے۔ جن کی بناء پر حکومت نے مجوزہ دستوری کنونشن میں مشرقی اور مغربی پاکستان کو مساویانہ نمائندگی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر قانون نے اس بات کی جانب اشارہ کیا ہے۔ کہ علاقائی خودمختاری صرف اسی وقت ممکن ہے۔ جب ایک بازو پر دوسرے بازو کا غلبہ نہ ہونے پائے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے مساویت ہی واحد اور منطقی ذریعہ ہے۔ وحدانی طرز حکومت میں آبادی کے تناسب سے نمائندگی کا مطالبہ کیا تو جا سکتا ہے۔ لیکن یہ اصول علاقائی خودمختاری اور وفاقی طرز حکومت کے اصول سے مطابقت نہیں رکھتا۔

وزیر قانون نے اس بات کی مذمت کی کہ بعض لوگ صوبائی جذبات کو مشتعل کر رہے ہیں۔ اور آبادی کے مطابق نمائندگی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ دستور کی تسوید کے لئے مختلف ارکان، طبقوں۔ گروہوں۔ صوبوں اور علاقوں کے درمیان سمجھوتہ انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ اقلیت کی مسلسل مخالفت کو نظر انداز کر کے صرف کثرت رائے سے قوم پر مسلط نہیں کیا جا سکتا۔

# سیٹو طاقتوں کی فوجی کمیٹیوں کی میٹنگ شروع ہو گئی

منیلا ۲۶ اپریل۔ جنوب مشرقی ایشیاء کی دفاعی تنظیم کے رکن ملکوں کی فوجی تنظیم کا اجلاس کل فلپائن میں باگوئیو کے مقام پر شروع ہوا۔ اس اجلاس میں آٹھ رکن ملکوں کے ۷۰ فوجی ماہر شرکت کر رہے ہیں

اس کانفرنس میں برطانیہ امریکہ۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ۔ فرانس۔ پاکستان تھائی لینڈ اور فلپائن شریک ہو رہے ہیں اور اس کا مقصد جنوب مشرقی ایشیاء کے اجتماعی دفاع کو اور مضبوط بنانا ہے۔

فلپائن کے رئیس ارکان حربیہ جنرل وارگاس نے کہا ہے کہ تمام وفود کے سربراہ افتتاحی تقریروں کے بعد خفیہ اجلاس میں شریک ہوں گے کانفرنس کی کارروائی کی اطلاع تمام ممبروں کے مشترک سرکاری بیان کے ذریعہ دی جائے گی۔

جنرل وارگاس نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ کانفرنس کے ایجنڈا میں جنوب مشرقی ایشیاء کے دفاع کے لئے آٹھ رکن ملکوں کے تعاون سے ایک فوج کے قیام کا مسئلہ بھی شامل ہے۔

برطانوی فوجی وفد کے سربراہ میجر جنرل ایڈورڈ ڈاول ڈیلی نے امید ظاہر کی ہے کہ کانفرنس کامیاب ہوگی۔ دوسرے ملکوں کے ترجمانوں نے کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس میٹنگ میں پاکستان کے فوجی وفد کی قیادت کرنل بلگرامی کر رہے ہیں۔

## تونسیوں کو اپنے کردار سے آزادی کا اہل ثابت کرنا چاہیئے

تونس ۲۶ اپریل۔ تونس کے وزیر اعظم مسٹر طاہر بن عمر نے کہا ہے کہ تونس کو داخلی خودمختاری دینے کے متعلق فرانس اور تونس کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔

مسٹر طاہر بن عمر فرانس کا کامیاب دورہ کرنے کے بعد اب واپس تونس پہنچ گئے ہیں۔

مسٹر طاہر بن عمر معاہدہ طے کرنے کے بعد ارجن کابینہ کے وزراء سمیت جب پیرس سے تونس پہنچے تو ان کے استقبال کے لئے سینکڑوں آدمی آئے ہوئے تھے۔

تونس وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا تونسیوں کو آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ اب یہ ان کا کام ہے کہ وہ اپنے کردار سے اپنے آپ کو اس آزادی کا اہل ثابت کریں۔

مسٹر طاہر بن عمر نے کہا کہ تونس کے رہنے والے فرانسیسیوں کو کوئی خطرہ نہیں اور اب وہ تونسیوں کے شانہ بشانہ کام کر سکتے ہیں۔ تونس وزیر مملکت مسٹر سلیم نے فرانسیسیوں کو اپیل کی کہ وہ تونسیوں کے ساتھ تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ آنے والا وقت بتائے گا۔ کہ یہ معاہدے درست تھے۔ معاہدے تھے یا نہیں۔

## نیویارک میں عرب مرکز اطلاعات کا افتتاح

نیویارک ۲۶ اپریل۔ کل یہاں عرب مرکز اطلاعات کا باضابطہ افتتاح ہوا۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ امریکہ میں واحد متحدہ عرب مرکز اطلاعات ہے۔ جس کا مقصد امریکہ کے لوگوں کو عرب مسائل حکومتوں اور عوام کے بارے میں معلومات مہیا کرنا ہے۔

## قبائلی علاقے کی معاشرتی بہبود کے لئے مزید سوا چھ لاکھ روپے منظور کئے گئے

کراچی ۲۶ اپریل۔ صوبہ سرحد کے قبائلی علاقے میں معاشرتی ترقی اور بہبود کے لئے مرکزی حکومت نے ۶ لاکھ ۲۴ ہزار ایک سو روپے کی رقم منظور کی ہے۔ اس ضمن میں مرکز کی حکومت ہاؤسنگ اسکیم ۱۹ لاکھ ۹۵ ہزار روپے منظور کر چکی ہے۔ علاوہ ازیں حکومت نے چار لاکھ ۲۸ ہزار تین سو روپے کی رقم دی ہے۔ تاکہ قبائلی علاقے میں صحت سے متعلق منصوبوں پر عملدرآمد کیا جا سکے۔

## اشتراکیت ہی امن کے لئے واحد خطرہ ہے

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ جنرل عمر این بریڈلے نے کل ایک ریڈیائی نشریہ میں دوسری عالمگیر جنگ کے روسی سابق فوجیوں کو بتایا کہ صرف سوویٹ لیڈر ہی ہیں جن سے امن کو خطرہ لاحق ہے جو آج ان کو اور ان کے ہم وطنوں کو آہنی گرفت میں دبوچے ہوئے ہیں۔

جنرل بریڈلے کی تقریر آہنی پردے کے پیچھے رہنے والوں کے لئے بطور خاص ریکارڈ کی گئی تھی تقریر میں جنرل بریڈلے نے کہا ہم لوگ جنہوں نے جنگ میں آپ کے شانہ بشانہ حصہ لیا تھا اور آپ کے دوست بن گئے تھے۔ آپ کی آزادی کی مسلسل جنگ میں آپ کے ساتھ ہیں۔ بریڈلے نے روسی سابق فوجیوں کو بتایا کہ ہمیں یقین ہے کہ وہ دن آنے والا ہے جبکہ روسی عوام امریکی باشندوں سے آزادی کے ساتھ مل جل اور کام کر سکیں۔

جنرل بریڈلے کی یہ تقریر یوم ایلب کی دسویں سالگرہ کی تقریبات کے ایک حصہ کے طور پر نشر کی گئی۔ یوم ایلب ۲۵ اپریل کو منایا جاتا ہے۔ آج سے دس برس پہلے اس دن امریکی اور روسی سپاہی جرمنی میں دریائے ایلب پر ایک دوسرے سے ملے تھے۔

# کمیونسٹ حکمران ترکستان کو لوٹ رہے ہیں

## ترکستان لیجیئن کے ایک سابق افسر کا بیان

کراچی ۲۷ر اپریل ترکستان لیجیئن کے ایک سابق افسر اور بنڈونگ کانفرنس میں بحیثیت مبصر شریک ہونے والے مسٹر روسی نصر نے کل یہاں بتایا کہ چین کے اشتراکی حکمران اور ماسکو میں ان کے ساتھی ترکستان کو لوٹ رہے ہیں۔

مسٹر روسی نصر نے بتایا کہ یہ کوئی حادثہ نہیں ہے کہ بیس لاکھ سے زیادہ ترکستانی ایشیا کے آزاد ممالک میں پناہ گزین کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں بنڈونگ میں مسٹر نصر نے ایشیائی افریقی کانفرنس کے صدر کو ایک یادداشت پیش کی تھی جس میں ترکستان کی جدوجہد آزادی کے لئے آزاد ایشیائی قوموں کی اخلاقی حمایت حاصل کرنے کی اپیل کی گئی تھی۔

مسٹر نصر نے بتایا کہ زار کے زمانہ میں بھی روس کی لالچی نگاہیں ترکستان پر پڑتی تھی۔ اس کی تباہی کے بعد ترکستان کے عوام کو یہ امید پڑ چلی تھی کہ سامراجی نظام کا دور ختم ہو گیا اور وہ اپنی آزاد جمہوریتیں قائم کر سکیں گے۔ لیکن بہت جلد کمیونسٹوں نے جارحانہ اقدام کے ذریعہ ان علاقوں کو چھین لیا۔

نئی دہلی ۲۷ر اپریل۔ بھارتی کورزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لال نہرو کی ملاقات کے پیش نظر بھارتی وزیر تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد نے یورپ اور مشرق وسطیٰ کا دورہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔

## اشتراکیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کا مقابلہ

بنکاک ۲۷ر اپریل سیٹو کے سیاسی ماہرین مئی کے اوائل میں ایک اجلاس منعقد کر کے اشتراکیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے مسئلہ پر غور کریں گے۔

# مسٹر کھوڑو دستوری کنونشن کیلئے سندھ کے نمائندے نامزد کریں گے

## سندھ لیگ اسمبلی پارٹی کی طرف سے دستوری کنونشن طلب کرنے کے اصول کی مکمل حمایت

لاہور ۲۷ر اپریل۔ دستوری کنونشن کے انتخابات کے سلسلہ میں کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی ۲۷ر اپریل آخری تاریخ ہے۔ سندھ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے صوبہ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو کو کنونشن کے لئے سندھ کے نمائندے نامزد کرنے کا اختیار دے دیا۔ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی اور عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس ہوئے۔ توقع ہے۔ یہ جماعتیں آج کے اجلاس میں کنونشن کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ کر لیں گی۔ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی مرکزی قیادت کو کنونشن کے لئے پنجاب کے نمائندے نامزد کرنے کا اختیار دے چکی ہے۔ ڈھاکہ سے اطلاع ملی ہے۔ کہ مسٹر فضل الحق کل صبح صوبہ کی عوامی لیگ کے صدر مولانا عبد الحمید خان بھاشانی سے ملاقات کریں گے۔ اور خیال ہے اس ملاقات سے دستوری کنونشن کے بارے میں کرشک سرمیک پارٹی اور عوامی لیگ کے اختلافات ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ مشرقی بنگال کی متحدہ محاذ پارلیمنٹری پارٹی نے ۱۹ر اپریل کو اپنے جس اجلاس میں دستوری کنونشن سے عدم تعاون کا فیصلہ کیا تھا۔ اس میں عوامی لیگ کے بیشتر ایم۔ ایل۔ اے شریک نہیں ہوئے تھے۔ کل ڈھاکہ میں عوامی لیگ کی مجلس عاملہ اور عوامی لیگ سے تعلق رکھنے والے ارکان اسمبلی کا مشترکہ اجلاس بھی منعقد ہوا۔ پاکستان کے وزیر صحت مسٹر ابو حسین سرکار نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ میں نے کل وزیر خزانہ چوہدری محمد علی سے ٹیلیفون پر گفتگو کی۔ اور ان سے درخواست کی۔ کہ جب تک فیڈرل کورٹ گورنر جنرل کے استفسارات کے بارے میں اپنا فیصلہ نہیں سناتی۔ اس وقت تک کنونشن کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی تاریخ ملتوی کر دی جائے۔ لیکن چوہدری صاحب نے حکومت کی طرف سے یہ درخواست قبول کرنے سے اظہار معذوری کیا ہے۔

## ریاست الور کی تمام مساجد غیر مسلموں کے قبضہ میں ہیں

نئی دہلی ۲۷ر اپریل۔ مولوی محمد ابراہیم ایم ایل اے کے ایک بیان کے مطابق جو دہلی کے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ راجستھان کی ریاست الور میں کم و بیش ایک ہزار نفوس پر مشتمل مسلمانوں کی آبادی ہے۔ لیکن ریاست کی ایک بھی مسجد ان کے قبضہ میں نہیں ہے۔ بیان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ الور میں کئی سو مساجد ہیں جو ابھی تک غیر مسلموں کے قبضہ میں ہیں۔ اور خاص شہر الور میں جو بڑی مسجد تھی۔ اسے ایک بازار میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ مسجد سنہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں منہدم کر دی گئی تھی۔

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ پر روانگی کا پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روانگی انشاء اللہ تعالیٰ کراچی سے انتیس ۲۹ اور تیس ۳۰ اپریل کی درمیانی شب کو ایک بجے ہو گی اور انشاء اللہ دمشق میں اسی روز صبح چھ بجے ورود ہو گا۔ دمشق اور بیروت میں حضور کا قیام ایک ہفتہ سے کم ہو گا۔ اور پھر وہاں سے جنیوا (سوئٹزرلینڈ) کو روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو حضور کے لئے ہر طرح مبارک و بابرکت کرے اور حضور جلد مکمل طور پر صحت یاب ہو جائیں اور جماعت پر حضور کا سایہ دراز ہو۔ اللہ تعالیٰ حضور کا اور افراد خاندان اور خدام کا جو حضور کے ہمراہ جا رہے ہیں ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

تا اطلاع ثانی حضور کی ڈاک ۳۰ر اپریل کے بعد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جائے

63, MELROSE ROAD
LONDON S.W.18

خاکسار مشتاق احمد باجوہ

## کم سے کم لمبائی ناپنے کا آلہ

لندن ۲۷ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سائنسدانوں نے ایک خاص آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے ۳۰ جون کو لنکا میں سورج گرہن دیکھا جائے گا۔ یہ آلہ انتہائی کم سے کم لمبائی ناپ سکتا ہے۔

## سوڈان اور مصر کے مفادات مشترک ہیں

### کلکتہ میں سوڈانی وزیر اعظم کا بیان

کلکتہ ۲۷ر اپریل۔ سوڈان کے وزیر اعظم مسٹر اسماعیل الازہری افریشیائی کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس سوڈان جاتے ہوئے کل کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سوڈان ایک آزاد اور خود مختار جمہوریہ بننے کی کوشش کر رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ سوڈان مصر کے ساتھ پورا پورا تعاون کر رہا ہے کیونکہ دونوں ملکوں کے مسائل اور مفاد مشترک ہیں۔

## درخواست دعا

مکرم قریشی عبد الرشید صاحب وکیل التجارت تحریک جدید عنقریب پاکستان سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں بخیریت واپس لائے۔ اور جس مقصد کیلئے وہ جا رہے ہیں اس کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

## بچوں کے ہنگامی فنڈ میں چندہ

نیو یارک ۲۷ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ امسال پاکستان اور دیگر بائیس ممالک نے اقوام متحدہ کے بچوں کے ہنگامی فنڈ میں سات لاکھ ڈالر سے زیادہ چندہ دیا۔

## تجارتی نرخ

### لاہور مارکیٹ

گڑ -/۱۲ تا -/۱۵ روپے شکر -/۱۴ تا -/۱۸ روپے۔ چینی دیسی -/۲۳ تا -/۳۰ روپے تیل توریہ ۴/۲ تا -/۴۳ روپے تیل بنولہ ۴/۷ تا ۴/۸ تیل ناریل -/۱۲۵ روپے تیل تلی -/۷۰ روپے سرخ مرچ -/۳۰ تا -/۴۰ روپے کالی مرچ -/۳۵۰ تا -/۵۰۰ روپے۔ الائچی ڈوڈا -/۳۳۰ روپے لونگ -/۵۳۰ روپے۔ الائچی خورد -/۵ فی سیر ہلدی -/۱۰۵ روپے۔ نمک ۲/۴ تا ۲/۸ روپے۔ دیسی گھی ۱۴۲/۸ تا -/۱۸۰ روپے بناسپتی گھی -/۳۸ تا -/۳۹ روپے ٹین۔ ماش سیاہ ۱۲/۸ تا -/۱۴ روپے۔ ماش سبز -/۱۲ تا -/۱۴ روپے۔ مونگ ثابت -/۱۰ تا -/۱۰۴ روپے مسور ثابت -/۸ تا ۸/۸ روپے۔ دال ۱۱/۸ روپے چنے ۶/۸ تا -/۶/۱۰ روپے۔ کابلی چنے -/۹ تا -/۱۴ روپے۔ گندم ۴/۱۱ روپے۔ آٹا گندم ۴/۱۱ روپے۔ باجرہ -/۱۲/۷ روپے۔ تورہ -/۱۵ تا -/۱۶ روپے۔ مکی -/۸ روپے دیسی صابن -/۳۸ تا -/۴۰ روپے۔